061
سلسلہ بیانات

بیان جمعۃ المبارک

علماء، خطباء اور واعظین کے لیے

NIDA.E.QURAN
ندائے قرآن سنٹر

موضوع
عشرہ ذوالحجہ اور اس کے اعمال

ازقلم
مفتی محمد شکیل

فاضل: جامعہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور





بتاریخ
16 جون، 2023ء بمطابق 26 ذوالقعدۃ، 1444ھج

زیراہتمام ندائے قرآن سینٹر اسلام آباد
03067656903

عشرہ ذوالحجہ اور اس کے اعمال

بیان کا اجمالی خاکہ

❶ ماہ ذوالحجہ کی اہمیت

❷ آخرت کی گرمی کو یاد کیجیے!

❸ عشرہ ذوالحجہ کے اعمال

❹ روزے کے ممنوع ایام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْن۔ اَمَّا بَعْد:فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم ،بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْفَجْرِ-وَلَيَالٍ عَشْرٍ-[1]

وقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ " صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ , إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ-[2]

صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْ لُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ الْاَمِيْنُ وَنَحْنُ عَلٰى ذَالِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنِ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن

برادرانِ اسلام! ماہِ ذی الحجہ کو مختلف عبادات کی وجہ سے خصوصی مقام اور امتیاز حاصل ہے۔ ذی الحجہ کا مہینہ ان چار مہینوں میں سے ہے، جن کو اللہ تعالی نے "اشہر حُرُم "یعنی حرمت والے مہینے قرار دیا ہے۔ سورۃ توبہ میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ-[3]

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے۔ جو اللہ کی کتاب

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 الفجر، آیت نمبر:1-2

2 الجامع الصحيح للسنن والمسانيد، فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ لِغَيْرِ الْحَاجّ ج:7ص:274

3 التوبۃ ، آیت نمبر:36

(یعنی لوح محفوظ) کے مطابق اس دن سے نافذ چلی آتی ہے، جسدن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ ان (بارہ مہینوں) میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔

ان مہینوں کو اشہرِ حُرُم کہنے کی وجہ

ان مہینوں کو حرمت والا مہینہ دو معنی کے اعتبار سے کہا گیا ہے۔ ایک اس لیے کہ ان میں قتل و قتال حرام ہے، دوسرے اس لیے کہ یہ مہینے متبرک اور واجب الاحترام ہیں، ان میں عبادات کا ثواب زیادہ ملتا ہے، البتہ ان میں سے پہلا حکم تو شریعتِ اسلام میں منسوخ ہو گیا، جبکہ دوسرا حکم ادب واحترام اور عبادت گزاری کے متعلق اب بھی باقی ہے۔[1]

ماہ ذی الحجہ حج جیسی عظیم عبادت کا مہینہ ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ۔[2]

حج کے مہینے طے شدہ اور معلوم ہیں۔

علماء کا اس پر اجماع ہے کہ اشہرِ حج تین ہیں، جن میں سے پہلا شوال اور دوسرا ذیقعدہ اور تیسرا ذی الحجہ کے دس دن ہیں[3]۔

ماہِ ذی الحجہ کی اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو گی کہ وہ عبادتیں جو سال بھر کے دوسرے دنوں میں انجام نہیں دی جاسکتیں، ان کی انجام دہی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسی زمانے کو منتخب فرمایا ہے۔ مثلاً حج ایک ایسی عبادت ہے، جو اِن ایام کے علاوہ دوسرے ایام میں انجام نہیں دی جاسکتی۔ دوسری عبادتوں کا یہ حال ہے کہ انسان فرائض کے علاوہ جب چاہے نفلی عبادت کر سکتا

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 تفسیر معارف القرآن: (372/4، ط: ادارۃ المعارف)

2 البقرۃ، آیت نمبر: 197

3 وجمهور العلماء على أن هذا وأَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِأَشْهُرِ الْحَجِّ ثَلَاثَةٌ أَوَّلُهَا شَوَّالٌ۔ فتح الباري: (3/420، ط: دار المعرفة)

ہے۔ مثلاً نماز پانچ وقت کی فرض ہے، لیکن ان کے علاوہ جب چاہے نفلی نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ رمضان میں روزہ فرض ہے؛ لیکن نفلی روزہ جب چاہیں رکھیں۔ زکوۃ سال میں ایک مرتبہ فرض ہے؛ لیکن نفلی صدقہ جب چاہے ادا کر دیں۔ ان سے ہٹ کر دو عبادتیں ایسی ہیں کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے وقت مقرر فرمادیا ہے، ان اوقات کے علاوہ دوسرے اوقات میں اگر ان عبادتوں کو کیا جائے گا، تو وہ عبادت ہی نہیں شمار ہوگی۔ ان میں سے ایک عبادت حج ہے، حج کے ارکان مثلاً عرفات میں جا کر ٹھہرنا، مزدلفہ میں رات گزارنا، جمرات کی رمی کرنا وغیرہ یہ وہ اعمال ہیں کہ اگر انہی ایام میں انجام دیے جائیں، تو عبادت ہے اور ان کے علاوہ دوسرے دنوں میں اگر کوئی شخص عرفات میں دس دن ٹھہرے تو یہ کوئی عبادت نہیں، سال کے بارہ مہینے منیٰ میں کھڑے رہنا کوئی عبادت نہیں ،اسی طرح سال کے دوسرے ایام میں کوئی شخص جا کر جمرات پر کنکریاں مارے تو یہ کوئی عبادت نہیں، تو حج جیسی اہم عبادت کے لیے اللہ تعالی نے ان ہی ایام کو مقرر فرمادیا کہ اگر بیت اللہ کا حج ان ہی ایام میں انجام دوگے، تو عبادت ہوگی، اور اس پر ثواب ملے گا۔

دوسری عبادت قربانی ہے، قربانی کے لیے اللہ تعالی نے ذی الحجہ کے تین دن یعنی دس، گیارہ اور بارہ تاریخ مقرر فرمادیئے ہیں، ان ایام کے علاوہ اگر کوئی شخص قربانی کی عبادت کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا، البتہ اگر کوئی شخص صدقہ کرنا چاہے، تو بکرا ذبح کر کے اس کا گوشت صدقہ کر سکتا ہے، لیکن یہ قربانی کی عبادت ان تین دنوں کے سوا کسی اور دن میں انجام نہیں پا سکتی، لہذا اللہ تعالی نے اس زمانے کو یہ امتیاز بخشا ہے، اسی وجہ سے علماء کرام نے لکھا ہے کہ رمضان المبارک کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے ایام عشرہ ذی الحجہ کے ایام ہیں، ان میں عبادتوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے، اور اللہ تعالی ان ایام میں اپنی خصوصی رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔[1]

ماہ ذوالحجہ قمری سال کا آخری مہینہ ہونے کے اعتبار سے مسلمانوں کے لیے درس عبرت

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

[1] اصلاحی خطبات، ج:2، ص:142

ہے کہ اللہ نے زندگی کی صورت میں جو نعمت تمہیں عطا فرمائی تھی اس میں ایک سال اور کم ہو گیا اور یہ نعمت عظمی جس مقصد کے لیے عطا کی گئی تھی وہ کہاں تک پورا ہوا؟

اس اعتبار سے ماہ ذوالحجہ انسان کو اس کی غفلت سے بیدار کرنے والا بھی ہے۔

عشرہ ذوالحجہ کی برکات

رب ذوالجلال نے جس طرح سال کے بارہ مہینوں میں سے رمضان المبارک کو اور پھر رمضان المبارک کے تین عشروں میں سے آخری عشرہ کو جو فضیلت بخشی ہے بعینہ ماہ ذوالحجہ کے تین عشروں میں سے پہلے عشرہ کو بھی خاص فضیلت سے نوازا گیا ہے اور اس عشرہ میں اعمال پر خاص اجر و ثواب رکھا گیا ہے۔

❁ یہ عشرہ جہاد سے بھی بڑھ کر ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ» يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ-[1]

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:" اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دوسرے ایام کا کوئی عمل عشرہ ذوالحجہ (یکم ذوالحجہ سے دس ذوالحجہ تک) کے دوران نیک عمل سے بڑھ کر پسندیدہ نہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ جہاد فی سبیل اللہ سے بھی بڑھ کر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ سے بھی بڑھ کر ہے، ہاں! جو شخص جان اور مال لے کر اللہ کی راہ میں نکلا، پھر ان میں سے کوئی چیز بھی واپس لے کر نہ آیا، سب کچھ اللہ کے راستے میں قربان کر دیا، بے شک یہ سب سے بڑھ کر ہے۔"

❁ ہر رات لیلۃ القدر کے برابر ہے

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 سنن ابی داؤد، بَابٌ فِي صَوْمِ الْعَشْرِ، رقم الحدیث: 2438

لیلۃ القدر کی مناسبت سے جہاں ماہ رمضان المبارک کو منفرد شان والی ایک رات لیلۃ القدر نصیب ہوئی ہے جس کے اندر چند ساعتیں اللہ کے بندوں کی مغفرت و بخشش کا سامان لئے ہوئے وارد ہوتی ہیں اور جن میں اخلاص کے ساتھ بندہ اپنے رب سے جو بھی بھلی شے طلب کرتا ہے وہ اسے عطا کر دی جاتی ہے۔ ادھر ماہ ذوالحجہ کی پہلی دس راتوں کو عظمت و فضیلت کا وہ خزانہ عطا کیا گیا ہے کہ ہر ایک رات رمضان المبارک کی لیلۃ القدر کے برابر ہے۔ جس طرح رمضان المبارک کی برکتوں کو سمیٹ کر عید الفطر میں رکھ دیا گیا اور اس دن کو خوشی کے دن کے طور پر مقرر کر دیا گیا۔ ان دس راتوں کے اختتام پر اللہ رب العزت نے عید الاضحیٰ کے دن کو مسرت و شادمانی کے دن کی صورت میں یادگار حیثیت کر دی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الحِجَّةِ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ، وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ القَدْرِ۔[1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ " ان دنوں میں سے کسی دن میں بھی بندے کا عبادت کرنا اللہ کو اتنا محبوب نہیں جتنا عشرہ ذوالحجہ میں محبوب ہے۔ اس عشرہ کے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کے نوافل شب قدر کے نوافل کے برابر ہیں۔"

یعنی ایک روزہ کا ثواب بڑھا کر ایک سال کے روزوں کے ثواب کے برابر کر دیا اور ان راتوں میں سے ایک رات میں بھی اگر عبادت کی توفیق ہو گئی تو وہ اس طرح ہے جیسے لیلۃ القدر میں عبادت کر لی ہو۔

❋ دس راتوں کی عظمت

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِي العَمَلِ فِي أَيَّامِ العَشْرِ، رقم الحدیث: 758

عشرہ ذوالحجہ اور اس کے اعمال

عشرہ ذوالحجہ سال کے بارہ مہینوں میں بڑی ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ رب العزت نے ذو الحجہ کی دس راتوں کی قسم کھائی ہے:

وَالْفَجْرِ-وَلَيَالٍ عَشْرٍ-[1]

اور کسی چیز پر اللہ تعالیٰ کا قسم کھانا اس چیز کی عزت اور حرمت پر دلالت کرتا ہے۔

دس راتوں سے مراد ذوالحجہ کی دس راتیں ہیں

عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ الْعَشْرَ عَشْرُ الْأَضْحَى-[2]

" حضرت جابر (رض) بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سورۃ فجر کی ابتدائی آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عشر سے مراد دس ذوالحجہ کی دس راتیں۔

اس سے ان دس راتوں کی عزت، عظمت اور حرمت کی نشان دہی ہوتی ہے۔

عشرہ ذوالحجہ کے محبوب اعمال

قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں عشرۂ ذی الحجہ میں جن اعمال کے کرنے کی فضیلت آئی ہے وہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

1۔ بال اور ناخن نہ کاٹنا

عشرہ ذوالحجہ کا خاص الخاص عمل حج ہے اور یہ اہل استطاعت مسلمان پر زندگی میں صرف ایک ہی دفعہ فرض کیا گیا ہے، لہٰذا اس کی خاص برکات صرف وہی لوگ حاصل کرسکتے ہیں جو بیت اللہ میں حاضر ہو کر حج کریں، لیکن اللہ نے اپنے فضل و کرم اور بے پایہ رحمت سے تمام اہل ایمان کو

------------------حواشی اور حوالہ جات------------------

1 الفجر، آیت نمبر: 1-2

2 مسند احمد، رقم الحدیث: 14510

تحقیق الاسناد: هذا إسناد لا بأس برجاله، وأبو الزبير لم يصرح بسماعه من جابر. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (4101)، والطبري 169/12، والحاكم 220/4

اس بات کا موقع عنایت فرمادیا کہ وہ اپنے مقام پر رہ کر بھی حجاج کرام سے ایک طرح کی نسبت پیدا کرلیں اور ان کے کچھ اعمال میں شریک ہو جائیں، لہٰذا کوئی شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اور ذی الحجہ کا مہینہ شروع ہو جائے تو اسے چاہیے کہ قربانی کرنے تک اپنے ناخن بال وغیرہ نہ کاٹے۔ ام المؤمنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهُ أُضْحِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا، وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا۔[1]

"جب ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے تو تم میں سے جو آدمی قربانی کرنے کا ارادہ کرے وہ (اس وقت تک کہ قربانی نہ کرے) اپنے بال اور ناخن بالکل نہ کتروائے۔

2۔ ذکر الٰہی کا اہتمام کرنا

اللہ العزت نے قرآن کریم میں ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں اپنا ذکر کرنے کا خصوصی طور پر تذکرہ فرمایاہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ۔[2]

اور مقررہ دنوں کے اندر اللہ کے نام کا ذکر کرو۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ: أَيَّامُ العَشْرِ۔[3]

(اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ) سے عشرہ ذوالحجہ کے دس دن مراد ہیں۔

3۔ کثرت سے تہلیل، تکبیر اور تحمید کہنا

------------------حواشی اور حوالہ جات------------------

1 الصحيح لمسلم، بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ مُرِيدُ التَّضْحِيَةِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ، أَوْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا، رقم الحديث: 1977

2 الحج، آیت نمبر: 28

3 صحيح البخاری، کتاب العيدين، باب فضل العمل في أيام التشريق، تعليقًا، قبل الحديث: 969

عَنْ ابْنِ عُمَرَ –رضی اللہ عنہما– قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ –ﷺ–:مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعَمَلُ فِيهِنَّ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ , فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ مِنْ التَّهْلِيلِ, وَالتَّكْبِيرِ , وَالتَّحْمِيدِ-[1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " دنوں میں سے کسی دن میں بھی بندے کا عبادت کرنا اللہ کو اتنا محبوب نہیں جتنا عشرہ ذوالحجہ میں محبوب ہے۔ پس اس میں تہلیل، تکبیر اور اللہ کا ذکر کثرت سے کریں۔"

یعنی سبحان اللہ، الحمد للہ،، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، کثرت سے پڑھا کریں۔

4۔ عشرہ ذی الحجہ کے روزے

احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالحجہ کے ابتدائی ایام میں ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر اجر رکھتا ہے، اور بطورِ خاص یومِ عرفہ (9 ذوالحجہ) کے روزے کی یہ فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اس دن کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہے:

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ – رضي الله عنه – قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ – صلى الله عليه وسلم –: " صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ , إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ-[2]

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرمادے۔

اس سے واضح ہوا کہ عشرۂ ذی الحجہ میں روزے رکھنے کی خاص فضیلت ہے اور بالخصوص نوی ذی الحجہ یعنی عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا بہت ہی موجب اجر و ثواب ہے۔ عشرۂ ذی الحجہ میں روزے نو ذی الحجہ ہی تک رکھے جاسکتے ہیں باقی دس کو عید ہوتی ہے جس میں روزہ رکھنا جائز نہیں، اسی

-------------------حواشی اور حوالہ جات-------------------

1 الجامع الصحيح للسنن والمسانيد، فَضْلُ صَوْمِ الثَّمَانِيَةِ الْأُولَى مِنْ ذِي الْحِجَّة، ج:7 ص: 273

2 الجامع الصحيح للسنن والمسانيد، فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ لِغَيْرِ الْحَاجّ ج:7 ص:274

طرح عید الاضحی کے بعد 11، 12، 13 ذی الحجہ جو ایامِ تشریق کہلاتے ہیں اس میں بھی روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔سال میں پانچ دن روزہ رکھنا شرعاً منع ہے،ایک عید الفطر کا دن یعنی یکم شوال اور چار دن ذوالحجہ کے مہینے میں ہیں،دس ذوالحجہ سے لے کر تیرہ ذوالحجہ تک لگاتار چار دن۔

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ، قَالَ: شَهِدْتُ العِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: " هَذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا: يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَاليَوْمُ الآخَرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ۔[1]

5۔ قیام اللیل

عشرہ ذوالحجہ کی ایک اہم عبادت قیام اللیل ہے،اس کی بڑی عظمت وفضیلت بیان کی گئی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الحِجَّةِ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ، وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ القَدْرِ۔[2]

حضرت ابو ہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ " ان دنوں میں سے کسی دن میں بھی بندے کا عبادت کرنا اللہ کو اتنا محبوب نہیں جتنا عشرہ ذوالحجہ میں محبوب ہے۔اس عشرہ کے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کے نوافل شب قدر کے نوافل کے برابر ہیں۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں عشرہ ذوالحجہ کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

------------------حواشی اور حوالہ جات------------------

1 الصحیح للبخاری،بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الفِطْرِ،رقم الحدیث:1990

2 سنن الترمذی،بَابُ مَا جَاءَ فِي العَمَلِ فِي أَيَّامِ العَشْرِ،رقم الحدیث:758